بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/ جنوری 2026ء (۲۳ر صلح ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت کا بیان ہو رہا ہے۔ گذشتہ خطبوں میں محبّتِ الٰہی کا ذکر ہو رہا تھا اس ضمن میں آج مزید کچھ بیان کروں گا۔ آپؐ کی عبادت کا طریق اور اُس کا حُسن کچھ پہلے بھی بیان ہوا تھا۔ آج بھی احادیث کے حوالے سے بھی اور اِسی طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جس طرح آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ اور عشقِ الٰہی کا نقشہ کھینچا ہے، اُس کے بھی کچھ حوالے ہیں۔

حضرت حُذَیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبیؐ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ تو آپؐ نے سورۃ البقرہ سے آغاز فرمایا۔ مَیں نے سوچا کہ آپؐ سو (۱۰۰) آیتوں پر رکوع کریں گے، لیکن آپؐ آگے گزر گئے۔ پھر مَیں نے سوچا کہ اِس پر یعنی سورت پوری کرنے پر رکوع کر لیں گے، لیکن آپؐ آگے گزر گئے۔ پھر مَیں نے سوچا کہ اِس پر آپؐ رکوع کر لیں گے، لیکن آپؐ پھر آگے گزر گئے۔ پھر آپؐ نے سورۃ النساء شروع فرما دی اور آپؐ نے اُسے پڑھا۔ پھر آپؐ نے آل عمران شروع فرما دی اور اُسے پڑھا۔ آپؐ بڑے دھیمے انداز میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ جب آپؐ ایسی آیت سے گزرتے، جس میں تسبیح ہوتی، تو تسبیح کرتے۔ جب آپؐ کسی سوال کی آیت سے گزرتے، تو سوال کرتے۔ اور جب ایسی آیت سے گزرتے، جہاں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا، تو پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور کہنے لگے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، پاک ہے میرا ربّ بڑی عظمت والا۔ اور آپؐ کا رکوع آپؐ کے قیام جتنا ہی تھا، بہت لمبا رکوع تھا۔ پھر آپؐ نے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا، یعنی اللہ نے سُن لی اُس کی، جس نے اُس کی حمد کی۔ پھر آپؐ نے لمبا قیام کیا، جو آپؐ کے رکوع کے قریب قریب تھا، پھر آپؐ نے سجدہ کیا اور کہا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، پاک ہے میرا ربّ بڑی بلند شان والا۔ اور آپؐ کا سجدہ آپؐ کے قیام کے قریب قریب تھا۔

اِسی طرح حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبیؐ نے قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے قیام فرمایا۔ وہاں تو صحابیؓ کی روایت ہے کہ کئی لمبی لمبی سورتیں پڑھیں، یہاں یہ ہے کہ ایک ہی آیت پر لمبا قیام کیا۔ اِسی طرح حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا کہ نبیؐ عبادت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک آیت کو صبح تک بار بار پڑھتے رہے کہ اگر تُو انہیں عذاب دے، تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں معاف کر دے، تو یقیناً تُو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے عہد میں سورج گرہن ہوا، رسول اللہؐ نماز پڑھائی۔ آپؐ بہت لمبے قیام، رکوع اور سجود کرنے کے بعد نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد اور اِس کی ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور یہ دونوں کسی شخص کی موت اور کسی کی زندگی کے لیے نہیں گہنائے جاتے، پس جب تم اِن دونوں کو دیکھو، تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی اُمّت! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی شخص غیرت والا نہیں ہے کہ اُس کا بندہ زنا کرے یا اُس کی بندی زنا کرے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی اُمّت! خدا کی قسم! اگر تم وہ جانتے، جو مَیں جانتا ہوں، تو تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: سنو! کیا مَیں نے پہنچا دیا؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس آپؐ نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، اُس کی عبادت کرنے، اُس کی طرف جھکنے کی توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اِسی میں تمہاری بقا ہے، اِسی میں تمہاری زندگی ہے۔ اور اگر تمہیں اِن باتوں کی گہرائی کا پتا ہو، جس طرح مجھے پتا ہے، تو تم لوگ ہنسنا ترک کر دیتے اور روتے زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے۔ پس یہ توجہ دلائی کہ ہمیں بھی دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا چاہیے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِسی طرح آپؐ کوئی بڑا کام بغیر اذنِ الٰہی کے نہیں کرتے تھے، جب اللہ کا حکم ہوتا تھا تو کرتے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود مکّے کے لوگوں کے شدید ظلموں کے آپؐ نے مکّہ اُس وقت

تک نہ چھوڑا، جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل نہ ہوئی اور وحی کے ذریعے سے آپؐ کو مکّہ چھوڑنے کا حکم نہ دیا گیا۔ اہلِ مکّہ کے ظلموں کی شدّت کو دیکھ کر، آپؐ نے جب صحابہؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دی اور اُنہوں نے آپؐ سے خواہش ظاہر کی کہ آپؐ بھی اِن کے ساتھ چلیں تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اِذن نہیں ملا۔

محبّتِ الٰہی کے ضمن میں سفر طائف میں آپؐ کے زخمی ہونے کا واقعہ تاریخ میں بیان ہوا ہے۔ ۱۰/ نبوی میں ابو طالب کی وفات کے بعد جب قریش نے رسول اللہؐ پر دوبارہ مظالم شروع کیے تو آپؐ طائف تشریف لے گئے، آپؐ دس دن تک طائف میں رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے، لیکن کسی نے بھی آپؐ کی دعوت قبول نہ کی۔ صحیح بخاری میں اِس واقعے کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ کیا آپؐ پر اُحد کے دن سے زیادہ بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ دن زیادہ سخت تھا، جو مجھے اُن کی طرف سے عقبہ کے دن پہنچا، یعنی طائف میں جب مَیں نے اپنا نفس ابنِ ابی عبدِ یالیل بن عبدِ کُلال کے سامنے پیش کیا۔ جو مَیں چاہتا تھا اُس نے وہ جواب نہ دیا۔ پس مَیں وہاں سے چلا اور مَیں فکر مند تھا۔ اپنے دھیان میں جا رہا تھا۔ جب مَیں قرن الثعالب پہنچا تو یہ کیفیت دُور ہوئی اور مَیں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ اِس میں جبرائیلؑ ہیں، اُنہوں نے مجھے پُکار کر کہا کہ اللہ نے تمہارے بارے میں تمہاری قوم کی بات سُن لی ہے اور تمہاری طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے کہ تم اُن کے بارے میں جو چاہو حکم کرو۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے پُکارا اور سلام کیا۔ پھر کہا کہ اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آپؐ اِس بارے میں جو چاہیں حکم دیں، اگر آپؐ چاہیں تو مَیں اِن دو پہاڑوں کو اِن پر مِلا دُوں! تو نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں! مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا کرے گا، جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اِس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ پس آپؐ کی ہمدردی یہاں بھی غالب آئی اور آپؐ نے اِس قوم کو بچا لیا اور پھر فتح مکّہ کے کچھ عرصے بعد ان کی اولادوں نے اسلام بھی قبول کر لیا۔

حضرت مسیح موعودؑ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا، یعنی انسانِ کامل میں، جس کا اَتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ، سیّد الانبیاء، سیّد الاحیاء، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو! وہ نُور اِس انسان کو دیا گیا اور حسبِ مراتب اِس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔

حضور انور نے اِس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزید بصیرت افروز اقتباسات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کا یہ وہ اعلیٰ قسم کا ادراک تھا، جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آپؑ نے ہمارے لیے بھی بیان فرمایا۔ اِس کے باوجود ہمارے مخالفین ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو زیادہ مقام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کے شرّ سے ہر احمدی کو بچائے۔

حضورِ انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی مقبول دعاؤں کی تاثیر بیان کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اپنے ذاتی تجربے سے یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے، بلکہ اسبابِ طبعیہ کے سلسلے میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔ آخر میں حضورِ انور نے اِس ضمن میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس راستے پر چلتے ہوئے مقبول دعاؤں کی توفیق دے اور حقیقی رنگ میں دعائیں کرنے کی توفیق دے اور حقیقت میں وہ حقیقی مومن بنائے، جو دعاؤں کا بھی حق ادا کرنے والا ہو اور آنحضرتؐ کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والا بھی ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔